☆ شگفتہ بانو

عوارف المعارف کے مصنف

عوارف المعارف کے مصنف جناب شیخ شہاب الدین سہروردی' آسمان تصوف کے ایک درخشندہ ستارے تھے' اپنی زندگی میں آپ اپنے وجود سے دنیا کو فیض یاب کرتے رہے اور رخصت ہوئے تو آنے والوں کے لیے علم کا ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ چھوڑ گئے۔

آپ ایران کے ایک قصبہ سہرورد میں ۵۳۹ھ میں پیدا ہوئے' عبدالرحمان جامی اس بارے میں لکھتے ہیں:

"ولادت در رجب سنہ تسع ثلاثین و خمسمائتہ بودہ است"(۱)

ترجمہ - آپ رجب میں ۵۳۹ھ کو پیدا ہوئے

جب کہ خزینۃ الاصفیاء میں اپ کا سن ولادت ۵۴۰ھ بیان کیا گیا ہے۔

"ولادت باسعادت شیخ الشیوخ بقول صاحب مخبرالواصلین در پانصد و چہل"(۲)

طرائق الحقائق کے مصنف آپ کا سن ولادت ۵۳۹ھ ہی بتاتے ہیں۔(۳)

آپ کا نسب تیرہ واسطوں سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔ نفحات الانس میں ہے کہ:

"شہاب الدین ابو حفص عمر بن محمد البکری السہروردی از اولاد ابو بکر صدیق است"(۴)

آپ کا نام عمر' کنیت ابو حفص اور لقب شیخ الشیوخ ہے:

کنیت ایشاں ابو حفص است و لقب شیخ الشیوخ و نام عمر بن محمد البکری سہروردی" (۵)

آپ کے شیوخ جن سے آپ نے ظاہری و باطنی علوم کا اکتساب فیض کیا وہ آپ کے عم محترم پیرو مرشد شیخ ابو نجیب سہروردی رحمتہ اللہ علیہ اور شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز ہیں۔

☆ اسسٹنٹ پروفیسر' اسلامیات' گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج' باغبانپورہ۔

وفات

انہوں نے طویل عمر پا کر ۶۳۲ھ ر ۱۲۳۴ء میں رحلت فرمائی (۶)

آپ کا مزار بغداد میں ہے اور محرم کے اوائل میں پوری دنیا میں آپ کا عرس بڑے جوش و جذبے سے منایا جاتا ہے۔ شیخ شہاب الدین سہروردی نے ایک طرف سے اپنے ذاتی کردار و اعمال سے بے شمار گمراہوں کو ہدایت یافتہ کیا اور دوسری طرف مخلوق خدا کی ہدایت و رہنمائی کے لیے قلم کو ذریعہ بنایا اور ایسی تصانیف چھوڑ گئے جو رہتی دنیا تک مشتاقان تزکیہ نفس کے لیے مینارۂ نور کا کام دیتی رہیں گی۔

آپ کی کتب کی تعداد کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے صاحب تذکرہ المصنفین نے تصوف پر آپ کی اکیس کتابوں کا ذکر کیا ہے۔ (۷)

مولانا جامی تین تصانیف عوارف المعارف، رشف النصائح اور اعلام الہدیٰ کا تذکرہ کرتے ہیں۔(۸)

خزینۃ الاصفیاء میں عوارف المعارف، اعلام الہدیٰ کے ساتھ تیسری کتاب بھجۃ الاسرار کا بھی تذکرہ ہے۔(۹)

ان سب میں عوارف المعارف سرفہرست ہے۔

عوارف المعارف

قرن اول میں تصوف تزکیہ نفس اور اصلاح اخلاق کا دوسرا نام تھا۔ اس دور میں تمام تر مصطلحات کا سرچشمہ قرآن و سنت تھا۔ تصوف میں پر پیچ فلسفیانہ موشگافیاں نہ تھیں، لیکن وقت گزرا اور دور عباسی آیا۔ یونانی علوم عربی زبان میں منتقل ہونے لگے تو لامحالہ تصوف پر بھی غیر مسلم ثقافت کا اثر پڑا اور طرح طرح کے ہندی اور عجمی خیالات مسلمانوں کے ہاں تصوف کے نام سے رواج پانے لگے۔ نام نہاد اور نقلی صوفیوں کا ایک طبقہ پیدا ہوگیا جن کے قول و فعل سے یہ گمان ہونے لگا کہ شاید شریعت اور تصوف دو متضاد چیزیں ہیں۔ اور یہ کہ معرفت شرعی احکام کو ساقط کر دیتی ہے۔ چنانچہ عوام تصوف سے بدگمان ہوگئے۔

اہل علم اور اہل دل لوگوں نے عوام کی غلط فہمی ختم کرنے اور تصوف کو گمراہ صوفیا اور علما کی فتنہ سامانیوں سے بچانے کے لیے قلم کا سہارا لیا۔ اس فن میں مستند کتب تصنیف کیں اور سلاسل طریقت کو فروغ دیا۔ ابو نصر سراج رحمۃ اللہ علیہ (۳۷۸ھ-۹۸۸ء) نے کتاب اللمع اور "ابو طالب

مکیؒ" (م ۳۸۶ھ ۹۹۶ء) نے قوت القلوب میں نہایت کامیابی سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ تصوف درحقیقت قرآن و سنت کا ہی عملی پہلو ہے۔ ابو القاسم القیشری (۴۶۵ھ-۱۰۷۲ء) نے اور شیخ علی ہجویری نے کشف المحجوب میں بھی تصوف کو شریعت سے ملانے اور اس سے متعلق غلط فہمیاں دور کرنے کی کوشش کی۔ صوفیہ اور تصوف پر کیے جانے والے الزامات کی تردید کی اور ثابت کیا کہ تصوف شریعت سے الگ کوئی چیز نہیں۔

بعدازاں امام غزالی (م ۵۰۵ھ-۱۱۱۱ء) محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی (م ۵۶۱ھ-۱۱۶۵ء) اور شیخ شہاب الدین سہروردی نے بھی اپنے علم و عمل سے یہی خدمت انجام دی۔

شیخ شہاب الدین سہروردی (م ۶۳۲ھ-۱۲۳۴ء) کے زمانہ میں بھی شریعت و تصوف کے درمیان تصادم اور کشمکش کا سلسلہ جاری تھا۔

"شیخ کے عہد میں شریعت و طریقت کے مابین ایک جنگ اور تصادم کی کیفیت پیدا ہوگئی۔"(۱۰)

متشبہین کی تعداد بہت زیادہ ہوگئی تھی' یہ وہ لوگ تھے جو خود کو صوفی کہتے' لیکن درحقیقت عارفین کی خصوصیات سے عاری اور سلف صالحین کی عادات و اطوار سے ناواقف تھے۔ اسی بنا پر یہ لوگ صوفیائے کرام سے بدظن تھے۔ صوفی ہونا محض رسمی سی چیز سمجھی جاتی تھی اور یہ کہ صرف نام اختیار کرنے سے کوئی بھی صوفی بن جاتا ہے۔ آپ اس بارے میں فرماتے ہیں :

"صوفی نما لوگوں کی تعداد کافی زیادہ ہوگئی اور ان کے حالات مختلف اور دگرگوں ہوگئے۔ سلف صالحین کے اصول و اطوار سے ناواقف لوگ بدگمانی میں مبتلا ہوگئے۔ ان نقالوں کی رسمی کیفیت دیکھ کر ان بزرگوں کو مطعون کرنے لگے کہ یہ تشبیہ کرنے والے یعنی نقال محض نام کی تخصیص ان بزرگوں کے ساتھ رکھتے ہیں۔"(۱۱)

شیخ الشیوخ کا عوارف المعارف تالیف کرنے کا سبب جہاں ان کا طبقہ صوفیا کے ساتھ قلبی تعلق و محبت ہے۔ اس کے ساتھ ان کا مقصد تصوف کو اس کی اصل اور حقیقی صورت میں عوام کے سامنے پیش کرنا تھا تاکہ رسمی اور حقیقی صوفی کا فرق واضح ہو اور تصوف و شریعت لازم و ملزوم ہوں۔ آپ نے عوارف المعارف میں یہ مضمون بڑی کامیابی سے پیش کیا۔

عوارف المعارف

عوارف المعارف شیخ شہاب الدین سہروردی کی معروف تصنیف ہے۔ یہ ۵۶۰ھ میں

تصنیف ہوئی۔ یہ تصوف پر لازوال مستند اور جامع کتاب ہے۔ اس نے شیخ کو شہرت دوام عطا کی۔ اس کی تصنیف اگرچہ شیخ نے عالم شباب میں کی لیکن اس وقت آپ باطنی کمالات کی بلندیوں کو پہنچ چکے تھے۔ شیخ الشیوخ نے اسے جن مقدس ماحول میں لکھا اور دوران تحریر جس کمال احتیاط و تقویٰ کو ملحوظ رکھا اس بارے میں مولانا جامی فرماتے ہیں:

"عوارف در مکہ مبارک تصنیف کردہ ست ہرگاہ کہ بروی امری مشکل شدی بخدای تعالیٰ بازگشتی و طواف خانہ کردی و طلب توفیق کردی در رفع اشکال و دانستن آنچہ حق است بروی حل شدی۔"(۱۲)

(آپ نے عوارف کو مکہ مکرمہ میں تصنیف فرمایا دوران تصنیف جب بھی آپ کو کوئی مشکل پیش آتی آپ اللہ پاک کی طرف رجوع فرماتے اور خانہ کعبہ کا طواف کرتے اس مشکل کے حل اور حق بات معلوم کرنے کے لیے توفیق الٰہی کے طلب گار ہوتے)۔

شیخ نہایت عاجزی اور انکساری سے اس بات کا اظہار کرتے کہ عوارف المعارف ان کا کوئی کارنامہ نہیں بلکہ محض خدا تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ اس نے میرا سینہ ان مضامین کے لیے کھول دیا' آپ فرماتے ہیں:

وار جو من اللہ الکریم صحتہ النیۃ و تخلیصھا من شوائب النفس و کل مافتح اللہ تعالٰی علی فیہ منح من اللہ الکریم و عوارف واجل المنح عوارف المعارف"۔(۱۳)

(میں اپنے اللہ تعالیٰ سے جو بڑا کریم ہے' اس کتاب کی تحریر میں اخلاص نیت کی دعا کرتا ہوں اور یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ مجھے نفس کے دھوکوں سے محفوظ رکھے۔ اللہ پاک نے اس میں مجھے جو فتوحات نصیب فرمائی ہیں یہ عوارف المعارف یقیناً اس کی سب سے بڑی عنایت ہے)۔

علمی مقام و مرتبہ

یہ کتاب قرنوں سے علمی حلقوں میں قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھی جا رہی ہے۔ بزرگان دین نے اسے ہمیشہ اپنے قلوب کی گہرائیوں میں جگہ دی ہے اوائل سطور میں سبقاً سبقاً اس کا درس لیا۔

"کتب تصوف مثلاً عوارف المعارف اور فصوص وغیرہ حضرت مجدد الف ثانیؒ نے

اپنے والد بزرگوار سے پڑھیں۔"(۱۴)

کشف المحجوب اور رسالہ قشیریہ کے ساتھ باقاعدہ درس کتب میں شامل ہونا اس کی روحانی حلقوں میں مقبولیت کی دلیل ہے۔ شیخ شہاب الدین کے مرید خاص حضرت بہاء الدین زکریا ملتانیؒ بابا فرید الدین گنج شکرؒ نے آپ سے اس کا درس لیا۔ حضرت مخدوم جہانیاںؒ نے مدینہ منورہ میں شیخ شرف الدین محمود شستری سے عوارف کے درس کی تجدید کی اور وہاں سے ہندوستان آکر اپنی خانقاہ اور علاقہ بہاول پور (موجودہ پاکستان) میں سالہا سال اس کے درس میں مشغول رہے۔(۱۵)

حضرت فرید الدین گنج شکرؒ اور حضرت نظام الدین اولیاءؒ اسے ہر وقت اپنے ساتھ رکھتے اور اس کے مطالعہ سے مستفید ہوتے اور اپنے شاگردوں کو بھی پڑھاتے تھے۔

مخدوم جہانیاں کا اس بارے میں قول ہے:

"اگر کسی شخص کا پیرو مرشد نہ ہو تو وہ عوارف المعارف پڑھ لے اس پر عمل کرلے بلاشبہ ولی کامل ہو جائے گا۔"(۱۶)

J. Spancer شیخ اور عوارف المعارف کی مقبولیت کے بارے میں لکھتے ہیں:

He was a great teaching sheikh whose influence, not only" through his pupils, but through his work Awarif-al-Marif has extended to almost every sufileader to this day."(17)

اردو دائرہ معارف اسلامیہ کے مقالہ نگار کے مطابق

"یہ کتاب صوفیانہ مصطلحات کے لیے بڑی بیش قیمت ہے۔" (۱۸)

عوارف المعارف کا مطالعہ پتہ دیتا ہے کہ آپ پیر کامل اور علوم شریعت پر گہری نظر رکھنے والے تھے۔ پروفیسر خلیق احمد نظامی آپ کی اس تصنیف کے حوالہ سے فرماتے ہیں۔ "تصوف کی تاریخ کو وہ سب کچھ دیا جس کی انہیں ضررت تھی۔" (۱۹)

مشمولات (عوارف المعارف)

عوارف المعارف ایک مقدمہ یا خطبہ الکتاب اور ۶۳ ابواب پر مشتمل ہے۔ ۶۳ کے عدد میں شاید حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک سے مطابقت مقصود ہو۔ مقدمہ کے آخر میں ان ۶۳ ابواب کے عنوانات کی تفصیل بیان کی گئی ہے جن میں تمام مسائل تصوف پر بحث

ہے۔

خصوصیات

۱۔ تصوف کا انسائیکلوپیڈیا

عوارف المعارف کی حیثیت تصوف کے ایک انسائیکلوپیڈیا کی سی ہے، تصوف کے موضوع پر چھٹی صدی ہجری میں تصنیف کی جانے والی کتب میں یہ انفرادی حیثیت کی مالک ہے۔ شیخ ابو طالب کی قوت القلوب اور سید ہجویری کی کشف المحجوب کے بعد علم تصوف اس کے مقالہ اور ماعلیہ پر ایک مستند اور جامع کتاب ہے، جناب شمس بریلوی فرماتے ہیں:

"عوارف المعارف میں موضوع تصوف یعنی کلمہ صوفی، تصوف کی حقیقت، تصوف کے مقامات و احوال، پر شیخ المشائخ نے بڑی شرح و بسط سے لکھا ہے"۔(۲۰)

صوفی اور تصوف کے متعلق شیخ نے کوئی پہلو تشنہ نہیں چھوڑا ہے۔ آپ کتاب کے مقدمہ میں خود فرماتے ہیں:

"یہ تمام ابواب میں نے خدا کی مدد سے تحریر کئے ہیں جو صوفیہ کرام کے علوم، ان کے احوال و مقامات، آداب و اخلاق، روحانی کیفیات و حقائق معرفت، توحید، دقیق اشارات اور لطیف اصطلاحات پر مشتمل ہیں۔"(۲۱)

بلا مبالغہ عوارف المعارف تصوف کا ایک مکمل دستور العمل ہے۔

۲۔ قرآن و حدیث سے استشہاد

عوارف المعارف میں مسائل تصوف کو قرآن و حدیث کی روشنی میں انتہائی مدلل انداز میں بیان فرمایا ہے۔ اور ثابت کیا ہے کہ تصوف دراصل قرآن و سنت سے ماخوذ ہے۔ آپ اکثر باب نص قرآنی سے شروع کرتے ہیں پھر اس کے بعد اس کی تشریح فرماتے ہیں اس کی تائید میں احادیث اور آثار و اخبار پیش کرتے ہیں۔ مثلاً باب نمبر ۴۸ "تقسیم قیام اللیل" کا عنوان یہ آیت کریمہ بناتے ہیں:

والذین یبیتون لربھم سجداو قیاما (۲۲)

(اور وہ جو اپنے پروردگار کے آگے سجدے کرکے (عجز و ادب سے) اور کھڑے رہ کر راتیں بسر کرتے ہیں)۔

دوسری آیت ہے:

فلاتعلم نفس ما اخفی لھم من قرة اعین جزاء بما کانوا یعملون (۲۳)

(کوئی نفس نہیں جانتا کہ ان کے لیے کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی گئی ہے یہ ان اعمال کا صلہ ہے جو وہ کرتے تھے)۔

آپ فرماتے ہیں کہ ان کے عمل سے ان کی شب بیداری کی عبادت مراد ہے۔ پھر آپ ان آیات کریمہ کی تشریح کے لیے حدیث مبارکہ لائے ہیں۔

ترجمہ : تم رات کو اٹھ کر عبادت کرو کیونکہ اس میں تمہارے رب کی رضامندی ہے اور تم سے پہلے نیک بندوں کا یہی طریقہ رہا ہے۔ یہ گناہوں سے روکتی ہے اور اس کے بوجھ کو دور کرتی ہے شیطان کے مکرو فریب کا ازالہ کرتی ہے اور جسم سے بیماری نکالتی ہے۔

باب نمبر ۱۵ میں ''آداب مریدین'' کے سلسلہ میں بھی اسی طرح آیت قرآن سے آغاز کرتے ہیں۔

''یایھا لذین امنو الا تقدموا بین یدی اللّٰہ و رسولہ واتقو اللّٰہ ان اللّٰہ سمیع علیھم'' (۲۴)

(مومنو! (کسی بات کا جواب میں) خدا اور اس کے رسول سے پہلے نہ بول اٹھا کرو اور خدا سے ڈرتے رہو بے شک خدا سنتا اور جانتا ہے)۔

باب نمبر ۳۳ مقدمات و آداب طہارت پر ہے اس کا سرنامہ یہ آیت مبارکہ ہے۔

فیہ رجال یحبون ان ینطھر وا واللّٰہ یحب لمطھرین (۲۵)

(اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنے کو پسند کرتے ہیں اور خدا پاک رہنے والوں کو ہی پسند کرتا ہے)۔

یعنی مصنف نے قرآن و حدیث سے براہ راست استفادہ کیا ہے اور عوارف المعارف اول و آخر قرآن و سنت پر عمل کی دعوت دیتی ہے۔

۳۔ سند حدیث کا بیان

اکثر تصوف کی کتب کے برعکس اپنے بیان کی تائید کے لیے آپ نے صرف متن حدیث پر ہی اکتفا نہیں کیا ہے بلکہ امام بخاری و مسلم اور دیگر محدثین کبار کی طرح پوری سند حدیث بھی بیان کی ہے یعنی اپنے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان وہ تمام واسطے جن کے ذریعہ

شیخ الشیوخ تک یہ حدیث پہنچی' ان سب کا ذکر کرتے ہیں۔ مثلاً عوارف المعارف کے پہلے باب کے آغاز میں ہی حدیث لکھتے ہیں:

انما مثلی ومثل مابعثنی اللّٰه به کمثل رجل

اس حدیث کے تذکرہ کے وقت نہ صرف یہ بتاتے ہیں کہ انہوں نے یہ حدیث اپنے شیخ سے ۵۶۰ھ میں املا کی بلکہ اپنے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان آنے والے گیارہ واسطوں کا بھی ترتیب سے ذکر کرتے ہیں:

۴۔ فصیح و بلیغ زبان

عوارف المعارف عربی فصاحت و بلاغت کا اعلیٰ نمونہ قرار دی جاسکتی ہے۔ مصنف کی مادری زبان اگرچہ فارسی تھی لیکن عوارف کے لیے عربی زبان کا انتخاب کیا جس پر ان کو صاحب زبان کی سی دسترس حاصل تھی۔

"پڑھتے وقت ایسا محسوس ہوتا ہے کہ الفاظ الہامی ہیں اور حضرت شیخ الشیوخ کے قلب مبارک پر ان کا القاء ہو رہا ہے"۔(۲۶)

عوارف کو عربی زبان میں تحریر کرنے کی وجہ غالباً یہ تھی کہ آپ سے پہلے تصوف پر لکھی جانے والی کتابیں بھی اکثر و بیشتر عربی میں ہی تھیں جیسے قوت القوب' کتاب التصرف اور کتاب اللمع وغیرہ وغیرہ۔

علاوہ ازیں عوارف المعارف تصوف کی کتاب ہے جو سکون قلب اور سیرت و کردار میں اطمینان' سکون اور ٹھہراؤ کا نام ہے۔ عربی زبان و ادب جہاں اپنی حلاوت و شیرینی کے اعتبار سے قاری کے دل کو سکون اور ذہن و دماغ کو اطمینان عطا کرتی ہے' وہاں عرب تہذیب و ثقافت اور تمدن و معاشرت امن و آشتی اور اخوت و برادری کے علمبردار نظر آتا ہے۔ اس لطیف مناسبت کی وجہ سے شیخ الشیوخ نے عوارف المعارف کے لیے عربی زبان کا انتخاب کیا۔ عربی زبان میں اس کتاب میں انہوں نے قاری کی رعایت کرتے ہوئے سلامت اور روانی کو برقرار رکھا ہے۔ بے ساختہ اسلوب اور طویل جملوں سے گریز عمدہ اسلوب نگارش کی غمازی کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ جس میں خطیبانہ رنگ مغلوب اور موعظت و نصیحت کا حکیمانہ اور حلیمانہ انداز غالب محسوس ہوتا ہے۔

۵۔ تاریخی اہمیت

عوارف کی ایک بڑی خوبی اور انفرادیت اس کی تاریخی اہمیت ہے۔ اس میں چھٹی اور ساتویں صدی ہجری کی خانقاہی زندگی کا حسین عکس موجود ہے مثلاً درویشوں کا ان کی خانقاہوں میں داخلہ کو مخصوص طریقہ، اہلیان خانقاہ کے آداب ان میں باہم محبت و صحبت، ان کی للہیت اور اخلاص، طریقہ ذکر، قناعت پسندی اور اشاعت اسلام کے لیے مساعی وغیرہ کتاب میں تفصیل سے موجود ہیں۔ یہ ساری تفصیل باب ۱۳ تا ۱۸ میں پائی جاتی ہے۔ مثلاً اہل خانقاہ کے فرائض یوں بیان کرتے ہیں۔

ترجمہ: مخلوق سے قطع تعلق کریں حق تعالیٰ سے اپنا رشتہ جوڑیں خدائے مسبب الاسباب کی خدمت میں رہ کر کسب معاش کو ترک کر دیں اور لوگوں سے میل جول نہ رکھیں برے کاموں سے پرہیز کریں بلکہ اپنی پرانی عادتوں کو چھوڑ کر ان کی بجائے دن رات عبادت میں مشغول رہیں وقت کی پابندی کریں ہر وقت درود و وظائف میں لگے رہیں اس طرح وہ زبردست مجاہد بن جائیں گے۔(۲۷)

یعنی آپ سے قبل اور آپ کے دور کی خانقاہی زندگی کا مکمل عکس اور پرتو اس میں نظر آتا ہے۔

۶۔ تمام سلاسل تصوف میں مقبول

عوارف المعارف کا شیخ کی زندگی میں ہی مختلف علماء و صوفیاء نے درس لیا۔ یہ اپنے مندرجات کی وجہ سے تمام سلاسل میں مستند مانی جاتی ہے۔ جناب ایم۔ ایم شریف لکھتے ہیں۔

"His work awarif _ul_Marif is a standard treatise on maysticism extensively used in all mystic circles."(28)

تیرھویں صدی میں جب سلاسل کی تنظیم شروع ہوئی تو سہروردیہ سلسلہ کے علاوہ دیگر سلسلوں نے بھی اس کتاب کو اپنا لیا۔ چشتیہ سلسلہ کے مشائخ بھی اس کتاب کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر اپنے اعلیٰ مریدین اور خلفا کو اس کا درس دیا کرتے تھے یعنی چشتی بزرگوں کی خانقاہوں میں اس کا درس ہوتا تھا۔

عوارف المعارف کی مقبولیت کا اندازہ اس سے بھی لگایا جاسکتا ہے اس کتاب کا پہلا فارسی ترجمہ ساتویں صدی ہجری ہی کے آخری ربع میں ہوچکا تھا۔ صاحب کشف الظنون کی عبارت سے اس کے ترکی تراجم و تلخیص کا بھی پتہ چلتا ہے۔(۲۹)

۷۔ کتاب حوالہ

عوارف بعد میں آنے والی کتب تصوف کے لیے کتاب حوالہ ہے اور یہ حوالہ سند کا درجہ رکھتا ہے۔ مثلاً سید خورشید احمد گیلانی (روح تصوف) پروفیسر خلیق احمد نظامی (تاریخ مشائخ چشت) اور پروفیسر لطیف اللہ (تصوف و سریت) وغیرہ تھے۔ عوارف المعارف بھرپور استفادہ کرتے ہیں۔

۸۔ عقلی استدلال

اس کی بنیاد صرف روایت پر نہیں بلکہ یہ منطقی استدلال سے بھی مزین ہے۔ ہر امر کی منطقی توجیہ بھی موجود ہے۔ انداز جذباتی نہیں ہے۔ مثلاً آپ باب نمبر ۵۱ ''آداب مریدین'' میں شیخ کا درجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''شیخ مریدوں کے لیے الہام کا محافظ ہے جس طرح حضرت جبرئیل وحی کے محافظ تھے کہ وہ وحی میں خیانت نہیں کرتے تھے۔ اس طرح شیخ بھی الہام میں خیانت نہیں کرتا اور جس طرح رسول اللہ نفسیاتی خواہش کے مطابق گفتگو نہیں کرتے تھے اس طرح شیخ بھی ظاہر و باطن میں اپ کی پیروی کرتا ہے اور نفسانی خواہش کے مطابق کلام نہیں کرتا۔''

۹۔ حدود شریعت کا التزام

عوارف المعارف میں نہ صرف یہ کہ حدود شریعت سے انحراف نہیں پایا جاتا بلکہ اس کا پورا پورا خیال رکھا گیا ہے۔

''آپ کا تصوف و طریقت کا امتزاج اور زہد و عبادت کا سنگم ہے''۔(۳۰)

اس میں کوئی بات بھی قرآن و سنت کے خلاف یا متصادم نہیں بلکہ قرآن و سیرت محمدیہ کو بطور دلیل لایا جاتا ہے اور شریعت کی مکمل پابندی اور پاسداری کی جاتی ہے۔ مریدوں کے لیے چلہ کشی کے آداب پر گفتگو کرتے ہوئے باجماعت نماز کے بارے میں فرماتے ہیں کہ صوفی اپنی خلوت سے

''صرف نماز جمعہ اور باجماعت کے لیے برآمد ہوں کیونکہ باجماعت نماز کی پابندی کو چھوڑنا ناروا ہے اگر نماز باجماعت کے لیے نکلنے میں کوئی خرابی محسوس کرے تو اپنے ساتھ ایک ایسا آدمی رکھے جس کے ساتھ وہ خلوت گاہ میں باجماعت نماز پڑھ سکے بہرحال یہ بالکل نامناسب ہے کہ وہ

تنہا نماز پڑھے۔"(۳۱)

یعنی صوفی کے لیے لازمی قرار دیا ہے کہ وہ باجماعت نماز ادا کرے۔

۱۰۔ عملی طرز فکر

عوارف المعارف کی Approach صرف علمی یا نظریاتی نہیں ہے' بلکہ عملی ہے۔ یہ شریعت اسلامیہ کے علم کے مطابق عمل کرنا اور قرآن و سنت کی روشنی میں صوفیاء کو اپنا لائحہ عمل مرتب کرنے کی ہدایت کرتی ہے۔ فلسفیانہ خیالات کا اظہار نہیں بلکہ عملی تجاویز دی گئی ہیں جوکہ صوفیاء کو منزل تک پہنچنے میں مدد دے سکتی ہیں۔ مثلاً اہل خانقاہ کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ترجمہ "تمام صوفیہ کا یہ لازمی فریضہ ہے کہ وہ دل جمعی برقرار رکھیں پراگندہ دلی کو دور کریں کیونکہ ان میں روحانی اتحاد ہوتا ہے۔ وہ سب خدائی رشتوں میں منسلک ہوتے ہیں اور مشاہدہ قلوب سے وابستہ ہیں بلکہ وہ تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب ہی کے لیے خانقاہوں میں ایک دوسرے سے ربط و ضبط قائم رکھتے ہیں اس لیے ان کے لیے باہمی الفت و خیر خواہی بہت ضروری ہے۔"(۳۲)

باب نمبر ۱۶ میں مشائخ کے سفر کے مقاصد بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

"سفر کا ایک مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ مانوس اور آرام طلب زندگی کا خاتمہ کرکے نفس کشی کی جائے تاکہ نفس دوستوں عزیزوں اور وطن سے جدائی کے تلخ گھونٹ پینے کا عادی ہے لہٰذا جس نے ان تکالیف پر خدا سے ثواب حاصل کرنے کی نیت سے صبر کیا تو سمجھ لو اس نے بہت بڑی فضیلت پائی۔"

آپ اپنے مریدوں کے لیے جو لائحہ عمل دیتے ہیں جو اعمال و وظائف تجویز کرتے ہیں وہ سب کے سب قابل عمل ہیں۔ ان میں کوئی امر یا ہدایت ایسی نہیں جس پر عمل کرنا انسان کے اختیار میں نہ ہو یا یہ محض خیالی و فلسفیانہ ہو۔ اہل خانقاہ کے فرائض بیان کرتے ہیں کہ:

"برے کاموں سے پرہیز کریں یا پرانی عادتوں کو چھوڑ کر ان کی بجائے دن رات عبادت میں مشغول رہیں وقت کی پابندی کریں ہر وقت درود و وظائف میں لگے رہیں غفلتوں سے بچ کر نمازوں کا انتظار کرتے رہیں اس طرح وہ زبردست مجاہد بن جائیں گے۔"(۳۳)

۱۱۔ عام فہم اسلوب

عوارف المعارف کا اسلوب انتہائی سلیس اور عام فہم ہے حالانکہ احوال و مقامات تصوف اتنی بلند چیزیں ہیں کہ عام لوگ ان کو سمجھ ہی نہیں سکتے ہیں۔ لیکن شیخ الشیوخ احوال و مقامات کو بیان کرتے وقت اپنی تحریر کو اقوال مشائخ اور حکایات سے مزین کرتے چلے جاتے ہیں اس سے مضمون قریب الفہم بھی ہو جاتا ہے اور دلچسپ بھی۔

شیخ الشیوخ کے مخاطب چونکہ صرف اکابر علماء نہیں بلکہ عوام بھی ہیں اس لیے اسلوب ایسا ہے کہ حکمت و عظمت کے ساتھ ساتھ قاری کی دلچسپی آخر تک قائم رہتی ہے۔

۱۲۔ اقوال صوفیاء سے استفادہ

آپ صوفیاء و مشائخ کے اقوال سے اپنی تحریر کو مزین کرتے ہیں۔ ان کے علم سے استفادہ کرنے میں کسی طرح کی تنگ نظری کا مظاہرہ نہیں کیا ہے۔ صوفیاء کے اخلاق کے متعلق باب نمبر ۳۰ میں فرماتے ہیں۔

ترجمہ ''صوفیہ کا بہترین اخلاق تواضع سے افضل بندگی کا کوئی لباس نہیں جو تواضع کا خزانہ حاصل کرتا ہے وہ ہر شخص کے سامنے اپنی اصل حیثیت کو قائم رکھتا ہے اور خود بھی ہر ایک کو اس کے صحیح رتبے پر برقرار رکھتا ہے۔''

پھر آپ اس سلسلہ میں مختلف مشائخ و صوفیاء کے اقوال سے استفادہ کرتے ہیں۔

☆ حضرت جنید نے تواضع کے متعلق فرمایا۔ تواضع عاجزی اور نرم روی ہے۔

☆ حضرت فضیل فرماتے ہیں' تم حق کے سامنے سر تسلیم خم کرو اور جو حق بات سنو تو اسے قبول کرو اور جس نے اپنی قدر و قیمت کو محسوس کیا تو اس کا تواضع سے کوئی تعلق نہیں۔

☆ حضرت وہب بن منبہ کا قول ہے' اللہ کی کتابوں میں لکھا ہے میں نے حضرت آدم کی پشت سے ذروں کو برآمد کیا تو اس وقت میں نے موسیٰ کے قلب سے زیادہ کوئی متواضع نہیں پایا اس لیے میں نے ان کا انتخاب کرکے ان سے گفتگو کی۔

☆ شیخ ابو حفص کا قول ہے جو یہ چاہتا ہو کہ اس کا دل تواضع کرے تو وہ نیک بندوں کی صحبت اختیار کرے اور ان کی عزت کرے اس طرح ان کی بے حد تواضع کی وجہ سے وہ ان کی اتباع کرے اور تکبر نہ کرے۔

☆ شیخ نوری فرماتے ہیں۔ دنیا میں معزز ترین انسان پانچ قسم کے ہیں۔ زاہد عالم' فقیہ صوفی' متواضع دولت مند' شکر گزار درویش' روشن ضمیر شریف۔

☆ شیخ جلاء کا قول ہے۔ اگر تواضع کی قدر نہ ہوتی تو ہم اکڑ کر چلتے۔

☆ شیخ یوسف بن اسباط نے فرمایا: جب اپنے گھر سے نکلو اور کسی سے ملاقات کرو تو اسے اپنے سے بہتر سمجھو۔ گویا صوفیاء کے اخلاق میں تواضع کی اہمیت کے سلسلہ میں آپ نے اپنے قول کے علاوہ دیگر سات بزرگوں کے اقوال نقل کیے ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ جامی نفحات الانس ۴۷۳
۲۔ غلام سرور، خزینۃ الاصفیاء ۲: ۱۷
۳۔ معصوم علی، طرائق الحقائق ۲: ۶۱۷
۴۔ جامی، نفحات الانس، ۴۷۲
۵۔ داراشکوہ، سفینۃ الاولیاء ۱۱۲
۶۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ ۱۱: ۴۶۹
۷۔ تذکرۃ المصنفین ۳۲۱
۸۔ جامی، نفحات الانس، ۳۷۲
۹۔ غلام سرور، خزینۃ الاصفیاء ۲: ۱۳
۱۰۔ عبدالرحمٰن بخاری، سید جہانے را دگرگوں کرد، ۳۴، ۳۳
۱۱۔ عوارف المعارف، ص ۷
۱۲۔ جامی، نفحات الانس، ۴۷۲
۱۳۔ عوارف المعارف، ۷
۱۴۔ زوار حسین، عمدۃ السلوک، ۲: ۱۵۵
۱۵۔ خصلت صابری، انوار الصفاء، ۱۶۱، ۱۶۰
۱۶۔ محمد دین کلیم، سہروردی اولیائے لاہور، ۷۷

17- J. Spencer primining pre sofi ordess in Islam, 35

۱۸۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ ۱۱: ۴۶۹
۱۹۔ خلیق احمد نظامی، تاریخ مشائخ چشت ۱: ۱۳۹
۲۰۔ شمس بریلوی مترجم عوارف المعارف، ۳۵
۲۱۔ شہاب الدین سہروردی، عوارف المعارف، مقدمہ
۲۲۔ الفرقان، ۲۵: ۶۳ (ترجمہ فتح الحمید از مولانا فتح محمد جالندھری)

۲۳- السجدہ' ۳۲:۱۷ (ترجمہ فتح الحمید' از مولانا فتح محمد جالندھری)
۲۴- ۴۹ : الحجرات : الحجرات' ۴۹ ر ۱ (ترجمہ فتح الحمید)
۲۵- ۹ التوبہ' ۹ ر ۱۰۸
۲۶- سہرورد' اکتوبر ۱۹۸۹ء
۲۷- شہاب الدین سہروردی' عوارف المعارف' ۱۰۶' ۱۰۵
28- M. M. Shrif. A History of Muslims Philosophy, 354
۲۸- حاجی خلیفہ' کشف الظنون
۳۰- شمس بریلوی مترجم' عوارف المعارف' ۱۰۰
۳۱- شیخ شہاب الدین سہروردی' عوارف المعارف' باب نمبر ۲۸
۳۲- شہاب الدین سہروردی' عوارف المعارف' باب ۱۵
۳۳- شیخ شہاب الدین سہروردی' عوارف المعارف' باب نمبر ۱۳

کتب مصادر

فارسی

۱- داراشکوہ' سفینۃ الاولیاء نولکھنؤ ۱۸۷۲
۲- جامی' نفحات الانس- انتشارات کتاب فروشی محموری ۱۳۳۷ھ
۳- غلام سرور' خزینۃ الاصفیاء' ثمر سند لکھنؤ
۴- معصوم علی' طرائق الحقائق' کتابخانہ بارانی تہران

عربی

۵- شہاب الدین سہروردی' عوارف المعارف' دارالکتاب العربیہ بیروت ۱۹۶۶ء

اردو

۶- شہاب الدین سہروردی' عوارف المعارف (م) شمس بریلوی' مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی ۱۹۸۲ء
۷- زوار حسین' عمدۃ السلوک- کراچی ۱۹۶۹ء
۸- خصلت صابری' انوار الصفاء- کراچی ۱۹۶۶ء
۹- محمد دین کلیم' سہروردی اولیائے لاہور' مکتبہ تاریخ لاہور ۱۹۶۵ء
۱۰- خلیق احمد نظامی' تاریخ مشائخ چشت- ادارہ ادبیات دلی-
۱۱- عبدالرحمٰن بخاری سید' جہانے را دگرگوں کرد' شعبہ تحقیق قائداعظم لائبریری لاہور

۱۲- . تذکرۃ المصنفین

۱۳- اردو دائرہ معارف اسلامیہ' دانشگاہ پنجاب لاہور ۱۹۸۴ء

۱۴- سہرورد (ماہنامہ) سہروردیہ فاؤنڈیشن لاہور

۱۵- T. Spencer, The sofi orders in islam, Oxford clarrendon 1971

۱۶- M. M. Shrif, A History of muslim philosophy germany 1963